السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے مجھے کہا ہے کہ ایک حدیث کو تین آدمی بیان کرتے ہیں، ان میں سے ایک آدمی نے جو اثبت ہے روایت کو ایک طریقے سے بیان کیا ہے، جو اس سے کم درجے کا راوی ہے اس نے روایت کو برعکس بیان کیا ہے، لیکن کم درجے کے راوی کا بیان حقیقت کے مطابق ہے۔ اور زیادہ مضبوط راوی کا بیان واقع کے خلاف ہے۔ اصول کے لحاظ سے اثبت راوی کی روایت قابل قبول ہوگی اور کمزور راوی کی حدیث اگرچہ وہ حقیقت کے مطابق ہے قابل ترجیح نہ ہوگی۔ حنفیوں کے مطابق کمزور راوی کی حدیث چونکہ واقعہ کے مطابق ہے ہم کمزور راوی کی حدیث کو ترجیح دیں گے۔ کیونکہ وہ مبنی بر حقیقت ہے۔

امام ترمذی کی حسن روایت کی تعریف کیا ہے، اس پر کونسے اعتراضات ہوسکتے ہیں؟

(کیا ایسی دو مثالیں آپ نوٹ کرسکتے ہیں کہ جس کو امام ترمذی نے حسن کہا ہو اور پھر انہی دو حدیثوں کو وہ بنفس نفیس ناقابل احتجاج گردانتے ہوں؟ (اللہ دتہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

’’آپ لکھتے ہیں: ’’حنفیوں کے مطابق کمزور راوی کی حدیث چونکہ واقعے کے مطابق ہے ہم کمزور راوی کی حدیث کو ترجیح دیں گے کیونکہ وہ مبنی بر حقیقت ہے۔

آپ نے اس کی کوئی مثال پیش نہیں فرمائی، اس کی کوئی ایک مثال پیش فرمائیں پھر اس پر غور کریں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ یہ بات مبنی بر حقیقت نہیں۔ ان شاء اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

:۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ’’العلل الصغیر‘‘ میں لکھتے ہیں ۲

(وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ فَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِهِ حُسْنَ إِسْنَادِهِ عِنْدَنَا كُلُّ حَدِيثٍ يُرْوٰى لَا يَكُونُ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُّتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُونُ الْحَدِيثُ شَاذًّا وَيُرْوٰى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوُ ذٰلِكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ)) (کتاب العلل مع التحفۃ: ۴، ۴۰۰))

امام صاحب کی تعریف سے واضح ہے کہ مرسل و منقطع، معلل اور کثیر الغلط سیء الحفظ کی روایت ان کے نزدیک حسن کے زمرہ میں شامل ہے جبکہ محدثین اور امام صاحب کے نزدیک ایسی روایات ناقابل احتجاج اور ضعیف ہوتی ہیں۔

۔ آپ نے دو مثالوں کا مطالبہ کیا ہے تو محترم آپ کی مطلوبہ دو مثالیں پیش خدمت ہیں بتوفیق اللہ سبحانہ وتعالیٰ وعونہ۔ ۳

:امام ترمذی اپنی کتاب ’’جامع وسنن ترمذی‘‘ میں لکھتے ہیں...1

بَابُ مَا جَآئَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ))
قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ وَزَادَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ: يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: وَلَمْ يَرْوِ شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ شَرِيكٍ)) (۱، ۲۲۸ مع التحفۃ)1

آپ نے دیکھ لیا کہ امام صاحب نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور تصریح فرمائی کہ ہمارے علم میں اس کو شریک کے علاوہ کوئی روایت نہیں کرتا تو شریک صاحب امام صاحب کے نزدیک اس حدیث کو روایت کرنے میں متفرد ہیں اور امام صاحب شریک صاحب کو کثیر الغلط قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ باب جاء فی الوضوء مرة ومرتین وثلاثا میں امام صاحب لکھتے ہیں: ((وَشَرِيكٌ كَثِيرُ الْغَلَطِ))2 (۱، ۵۳ مع التحفۃ) اور اہل علم جانتے ہیں کہ کثیر الغلط کی حدیث ناقابل احتجاج اور ضعیف ہوتی ہے۔

:امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ’’جامع وسنن‘‘ میں لکھتے ہیں...2

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُودِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ أَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا جَلَسَ فِي))
(الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ، قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْئٍ فَأَقُولُ: حَتّٰى يَقُومَ: فَيَقُولُ: حَتّٰى يَقُومَ، قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ))3 (۱، ۲۹۱ مع التحفۃ

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو حسن بھی قرار دے رہے ہیں اور ساتھ ہی ابو عبیدہ کے ان کے والد گرامی سے سماع کی نفی فرما کر اسے ناقابل احتجاج، منقطع اور ضعیف بھی بنا رہے ہیں۔ واللہ اعلم ۲، ۸، ۱۴۲۱ھ

1ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود

2ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی الوضوء مرۃ ومرتین وثلاثا۔

3ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی مقدار القعود فی الرکعتین الاولیین۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص803

محدث فتویٰ